پیشِ نظر

موجِ غزل کتابی سلسلہ نمبر ۳۱۰

مرتبہ
نوید ظفر کیانی

بسم الله الرحمن الرحيم

فیس بک عالمی ادبی گروپ موجِ غزل کے ''منفرد ردیف رنگ'' کے تحت
منعقدہ مشاعرہ نمبر ۳۱۰ بتاریخ ۲۶ ر مارچ ۲۰۲۲ء پر مبنی برقی کتاب

پیشِ نظر

موجِ غزل کتابی سلسلہ نمبر ۳۱۰

مرتب:

نوید ظفر کیانی

گروپ منتظمین:

ہاشم علی خان ہمدم
نوید ظفر کیانی
روبینہ شاہین بینا
نادیہ سحر

موجِ غزل

mudeer.ai.new@gmail.com
https://archive.org/details/@nzkiani
https://www.facebook.com/groups/173610905663461 6/

فہرست

پیشرس

پیشِ منظر

آئنہ پیشِ نظر ہے، روشنی پیشِ نظر
دیکھ سکتا ہوں تجھے، اے زندگی پیشِ نظر
پیشِ منظر ہے مرے ادراک سے نکلا ہوا
کھینچ لیتی ہے مجھے نادیدنی پیشِ نظر

آئنہ روشنی منعکس کرتا ہے تو رنگوں کے امتزاج سے زندگی تصویر ہوتی ہے۔ پیشِ منظر زندگی کا منظر نامہ ہے جو دیکھنے والی آنکھ پہ خارجی اور داخلی کائنات روشن کرتا ہے۔ تیسری آنکھ بصیرت رکھتی ہے جو داخلی دنیا کے راز عیاں کرتی ہے۔ زندگی کے ظاہری اور باطنی رنگ بہت خوب صورت ہیں۔ دیدنی اور نادیدنی کی کش مکش سے خواہش کی دنیا کشید ہوتی ہے۔ رنگ، روشنی اور آئنہ پیشِ منظر تخلیق کرتے ہیں۔ ہر زاویہ نگاہ اپنی خواہش کی تصویر تعبیر کرتا ہے۔ یہی زندگی ہے۔

موجِ غزل ادبی فورم تخلیقی ادب کا سفر بہ خوبی طے کر رہا ہے۔ داخلی و خارجی کیفیات کو شعریت میں ڈھالتے ہوئے اہلِ موجِ غزل اپنا شعری منظر نامہ تشکیل دے رہے ہیں۔ موجِ غزل عالمی مشاعرہ نمبر ۳۱۰ میں منفرد ردیف رنگ "پیشِ نظر" پیشِ منظر بنا۔ اس خوب صورت رنگ میں پیش کیے گئے کلام پر مشتمل برقی مجلہ پیش ہے۔ تمام انتظامیہ اور ممبران کو مبارک باد۔ خاص طور پر نوید ظفر کیانی اور روبینہ شاہین بیناؔ صاحبہ کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ جن کی کاوش سے یہ اشاعت ممکن ہو سکی۔ اللہ پاکستان کا حامی و ناصر ہو۔ آپ سب سلامت رہیں۔ بامراد رہیں۔ آمین۔

ہاشمؔ علی خان ہمدم
منتظم موجِ غزل ادبی فورم

احمد رضا حمرانؔ

نعتِ رسولِ مقبولﷺ

منتظر ہے اِذن کا زادِ سفر پیشِ نظر
چشمِ پُرنم جان و دل رکنِ جگر پیشِ نظر

والضحیٰ واللیل مازاغ البصر اب آ گئے
رقص میں ہے کل جہاں شق القمر پیشِ نظر

غم کے بادل چھٹ گئے اور ابرِ رحمت آ گیا
برندا لبیک کہتے ہی ہو بر پیشِ نظر

وہ ﷺ تو مالک کل خدائی کا مگر طرزِ حیات
باندھ کر آئے بطن پر ہیں حجر پیشِ نظر

اپنی آنکھوں کا لوں بوسہ خود ہی فرحت میں ہزار
جب کبھی ہو یا خدا طیبہ نگر پیشِ نظر

یا رسول اللہ ﷺ ہو نظرِ کرم اک بار سو
عمر کم منزل نہاں رہ پر خطر پیشِ نظر

جلد دفناؤ مجھے اور نہ یہی جاتی فراق
ہونے والی ہے محمد ﷺ کی نظر پیشِ نظر

کس کے در پر ہاتھ پھیلے سب ترے محتاج ہیں
آیا ہے حمرانؔ پھر کر در بدر پیشِ نظر

افروز رضوی

رکھ لیا ہے زندگی کا آئینہ پیشِ نظر
دور تک پھیلا ہوا ہے سلسلہ پیشِ نظر

کو بہ کو پھیلی ہوئی ہے روشنی حدِ نظر
صاف ہے نظروں کا ہر اک راستہ پیشِ نظر

تھام رکھی ہیں کسی نے اب لگامیں وقت کی
صورتِ پرکار ہے ہر زاویہ پیشِ نظر

میں سرِ قرطاس لفظوں کی بُنت میں محو ہوں
اور تخیل میں ہے بس اک قافیہ پیشِ نظر

نالۂ بلبل سنے گا کون آ کر اب یہاں؟
حاکمانِ وقت کو ہے مسئلہ پیشِ نظر

ہم کہ سمجھوتہ اصولوں پر کبھی کرتے نہیں
ہے نگاہوں میں یہی اِک ضابطہ پیشِ نظر

اب حوادث سے بچائیں خود کو یا اس شہر کو
روز اک افروز رکھئے سانحہ پیشِ نظر

انعام الحق معصوم صابری

نعتِ رسولِ مقبول

آپ ﷺ کی پاک ذات پیش نظر
میری کل کائنات پیش نظر

کیسے گزرے گی زندگی ہے مرے
اُن ﷺ کی اعلیٰ صفات پیش نظر

آس ہے مانگتا ہوں آقا ﷺ سے
اُن ﷺ کی ہیں التفات پیش نظر

کاوشیں کر رہا عمل کی میں
ہے اُنہی ﷺ کی ہی بات پیش نظر

دن گزاروں میں جا کے روضے پر
ہے مدینے کی رات پیش نظر

زندگی میں مری تو سیرت کے
ہیں سبھی ہی نکات پیش نظر

جب بھی معصوم شعر کہتا ہوں
میرے ہوتی ہے نعت پیش نظر

جیاؔ قریشی

دن ہوا ہے کہ رات پیش نظر
ہیں بہت مشکلات پیش نظر

کس قدر گرم ہے وجود کا لمس
جیسے ہے کوئی دھات پیش نظر

میری قسمت بھی در بدر ٹھہری
ہر قدم پر ہے گھات پیش نظر

دوستوں کی زبان کھلتی نہیں
اب تلک ہے وہ بات پیش نظر

پہلی پہلی محبتوں کا نشہ
اور کچھ التفات پیش نظر

کیا یہی شب ہلاکتوں کی ہے
ہے چراغوں کو مات پیش نظر

جھک کے چوموں نہ کیوں فلک کو میں
جب ستارے ہوں سات پیش نظر

اس سے آنکھیں ملانا مشکل تھا
جب ہوئی پل صراط پیش نظر

کیسے نکلے نئے نئے جوہر
پھیلی ہے کائنات پیش نظر

اِک طرف میں تھی اک طرف وہ تھا
تھے حسیں تاثرات پیش نظر

شمع بجھنے میں وقت لیتی نہیں
ہر نفی ہے ثبات پش نظر

لیتا سیلاب ہے قدم جیسے
ایسی ہے واردات پیش نظر

آئنہ بھی عجیب لگتا ہے
اجنبی سی ہے ذات پیش نظر

میں غزل کے مدار سے نکلوں
ہو جیاؔ ایک نعت پیش نظر

حسنین رضا قادری بلرامپوری

نعتِ رسولِ مقبول

ہے مرے جنّت نشاں پیشِ نظر
یعنی اُن ﷺ کا آستاں پیشِ نظر

جب تصور میں ہو جلوہ آپ ﷺ کا
کچھ نہیں یہ کہکشاں پیشِ نظر

گنبدِ عالی ہے اُن ﷺ کا سامنے
کر دے قرباں اپنی جاں پیشِ نظر

آپ ﷺ کی نظروں سے کچھ اوجھل نہیں
ہر گھڑی ہے دو جہاں پیشِ نظر

کوئی سدرہ تک رہا محدود، پر
آپ ﷺ کے تھا لامکاں پیشِ نظر

جب میں بیٹھوں گا حرم میں آپ ﷺ کے
کیا حسیں ہوگا سماں پیشِ نظر

باادب نعتیں پڑھوں میں قبر میں
آئیں جب وہ ﷺ مہرباں پیشِ نظر

کس قدر بے شرم ہے تو نجدیا
کرتا ہے گستاخیاں پیشِ نظر

بخش دیجئے اِذن اب حسنین کو
آپ ﷺ کا ہو مدح خواں پیشِ نظر

دلشاد نسیم

پاس ہیں دوریوں کے پیشِ نظر
اَن کہی تلخیوں کے پیشِ نظر

سر اُٹھا کر بھی اب نہیں چلتی
زیست یہ پستیوں کے پیشِ نظر

بات بے بات ہنستے رہتی ہے
زندگی! سسکیوں کے پیشِ نظر

پسِ منظر یوں چھائی خاموشی
آنکھ کی سرخیوں کے پیشِ نظر

کر دیے بند میں نے در سارے
اب، کھلی کھڑکیوں کے پیشِ نظر

سانس رکتا ہے میرے سینے میں
ہائے ان ہچکیوں کے پیشِ نظر

کیسے موسم میں آ گئے بادل
برسے ہیں بجلیوں کے پیشِ نظر

بوڑھے پیڑوں کو خوف رہتا ہے
اندھی سی آندھیوں کے پیشِ نظر

کس نے دلشاد دل لگانا ہے
بے وفا لڑکیوں کے پیشِ نظر

ذوالفقار ہمدم اعوان

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

سرکار ﷺ کی مدحت پیشِ نظر
مختار ﷺ کی حرمت پیشِ نظر

آقا ﷺ کی عنایت پیشِ نظر
اللہ کی رحمت پیشِ نظر

دل چاہے مجھ کو ملتی رہے
اُن ﷺ کی ہے زیارت پیشِ نظر

لکھتا ہوں جب بھی نعت کوئی
رکھتا ہوں سیرت پیشِ نظر

پڑھتا ہوں درودِ پاک سدا
رہتی ہے شفاعت پیشِ نظر

سب نعتیں رکھنا ساتھ مرے
وصلت کی صورت پیشِ نظر

حسرت میں جامِ کوثر کی
ہر وقت قیامت پیشِ نظر

سینے پر کھائے تیر و تبر
اصحابؓ کی چاہت پیشِ نظر

کوئی ایک نہ خالی ہاتھ گیا
رکھیے وہ سخاوت ﷺ پیشِ نظر

روبینہ شاہین بیناؔ

کہاں ملک اپنا ہے پیشِ نظر
فقط دال دلیا ہے پیشِ نظر

سیاست سے کھانگڑ ہوا ہے مگر
وہی ایک گھوڑا ہے پیشِ نظر

مفاداتِ عامہ کی پروا کسے
اگر انڈہ بچہ ہے پیشِ نظر

ہمیں غنچہ دے جاتا ہے آخرش
جو مہمان ہوتا ہے پیشِ نظر

یوں دِل میں ہے ہردم تری آرزو
مگر تیرا نخرہ ہے پیشِ نظر

اُنہیں سچ کی عادت رہی ہی نہیں
کہ اقوالِ چمچہ ہے پیشِ نظر

مری پوسٹ پر پھلجڑی چھوڑتا
ہنوز ایک بونگا ہے پیشِ نظر

تری توند پھٹنے کو ہے مہرباں
نیا پھر بھی کھابا ہے پیشِ نظر

وہ پکڑائی دیتا نہیں بخت کو
وہی بیناؔ رہتا ہے پیشِ نظر

سالکؔ جونپوری

جا بجا ہی جا بجا انسان ہے پیشِ نظر
آدمی کا دل مگر ویران ہے پیشِ نظر

عقل والوں کے دلائل آپ رکھیے سامنے
عشق والوں کا بھی اک اعلان ہے پیشِ نظر

جو امیروں کے لیے ہے وہ ہے روشن شاہراہ
اور غریبوں کی سڑک سنسان ہے پیشِ نظر

ہم ذرا سی بات کو تو ہیں ذرا ہی بولتے
وہ بتائیں گل نہیں گلدان ہے پیشِ نظر

ان سے میں اظہار کرنے کے لیے لکھوں غزل
خواہشوں کا سلسلہ طوفان ہے پیشِ نظر

آپ کی پہلی نظر نے کام کچھ ایسا کیا
آپ کی پہلی نظر احسان ہے پیشِ نظر

وہ ہو غالبؔ یا ہو کوئی اور شاعر دوسرا
سب نے لکھا ہے کہ دل نادان ہے پیشِ نظر

سالکؔ جونپوری

باغباں کی جستجو پیشِ نظر
ہے تلاشِ رنگ و بو پیشِ نظر

میرا گلشن ہے ٹھکانہ اس لیے
ہیں فضائیں مشکبو پیشِ نظر

اِک ادائے ناز ہے کرتی ہے کام
خوبصورت خوبرو پیشِ نظر

میکشوں کو کچھ نظر آتا نہیں
جب ہوں ساقی روبرو پیشِ نظر

سیکھنے نکلا تھا میں جب سے ادب
تب سے رکھ لی گفتگو پیشِ نظر

بیچ میں کیوں تیرا ہو کوئی اور
ڈٹ گئے ہوں میں و تو پیشِ نظر

تیرے آگے میری خواہش کچھ نہیں
رکھ تو اپنی آرزو پیشِ نظر

سیدہ منور جہاں منوّر

جب کسی کا رہا پیار پیش نظر
ہم نے رکھا ہے کردار پیش نظر

اُس جگہ بھی محبت سے جیتے ہیں ہم
تھی جہاں صرف تلوار پیش نظر

کامیابی کی منزل وہ پائیں گے کیا
جو کہ رکھتے ہیں گھر بار پیش نظر

ہم کو دربار سے واسطہ ہی نہیں
ہم تو رکھتے ہیں بازار پیش نظر

رنج و غم سے چھڑانے مری زیست کو
کوئی آئے مدد گار پیش نظر

کشتیٔ عشق اب ڈوب جانے کو ہے
ہر قدم پر ہے منجدھار پیش نظر

وہ منور ہیں مجھ سے خفا آج کل
جن کو رکھا ہے ہر بار پیش نظر

شہناز رضوی

حل کسی کا بھی نہ تھا پیشِ نظر
تھے مسائل بے بہا پیشِ نظر

دل تڑپتا ہے سدا پیشِ نظر
ہجر میں ہو مبتلا پیشِ نظر

مدتوں جو راز تھا پیشِ نظر
اُن کے آتے ہی کھلا پیشِ نظر

خواب میں ہی تھا مگر تھا تو سہی
ایستادہ بے وفا پیشِ نظر

دل لگی کیسے ہُوئی دل کی لگی
رفتہ رفتہ آ گیا پیشِ نظر

ایک مدت تک اسے رکھے رہے
اُس نے دی جو بد دعا پیشِ نظر

حل نہیں کر پائے واعظ تھا عجب
مسلۂ شہناز کا پیشِ نظر

صوفیہ حامد

سفر سے پہلے ہے زادِ سفر ہی پیش نظر
پھر اُس کے بعد ہے اِک ہم نظر ہی پیش نظر

وہ جس کی یاد کو دِل سے لگائے رکھا ہے
ہیں آج بھی وہی دیوار و در ہی پیش نظر

وہ جس کو سینچا ہے اَجداد نے لہو دے کر
ہے اب بھی برق کو اِک وہ نگر ہی پیش نظر

متاعِ دُنیا وہی لوگ لُوٹ لیتے ہیں
جو رکھتے آئے وفا کا ہنر ہی پیشِ نظر

یونہی پڑی نہیں اپنے وطن کی بنیادیں
ہمیشہ رکھا ہے لختِ جگر ہی پیش نظر

لٹے ہیں قافلے اُن کے، نظر میں ہو جن کی
ادائے فرض سے پہلے ثمر ہی پیشِ نظر

عائشہ غزل

محفلوں میں چار سو ہے جا بجا پیش نظر
شعر کی شکلوں میں روئے دلربا پیش نظر

حسرتِ دل ہے رکھوں نظروں میں اپنے ہر گھڑی
چہرۂ محبوب ہر لمحہ سدا پیش نظر

پار سرحد لکھ رہی ہوں یاد میں جس کی غزل
ہے تخیل میں وہ چہرہ چاند سا پیش نظر

خواب میں تشریف لے آئیں کسی دن جانِ جاں
آپکو آئے ہوئے عرصہ ہوا پیش نظر

چلچلاتی دھوپ میں دیدار کی خاطر مرے
چھت پہ وہ چکر لگانا آپ کا پیش نظر

یاد ہے پہلے پہل کی وہ اشارے بازیاں
پھر وہ ٹکرانا اچانک یا خدا پیش نظر

کیا کروں کیسے نکالوں دل سے اس کو عائشہؔ
جو مرے قلب و جگر میں ہے بسا پیش نظر

محبوب الٰہی محبوبؔ

ہیں گرچہ میرے یہ عزت وقار پیشِ نظر
ہو رفعتوں کا سفر سازگار پیشِ نظر

یہ پھول میرے گلستاں میں جاوداں مہکیں
ہو ان کے بخت میں دائم بہار پیشِ نظر

ہمیشہ میری دعاؤں کے زیرِ سایہ ہوں
رہے بھی ان پہ حقیقی نکھار پیشِ نظر

پلٹ کے ہم نے زمانے کو دیکھنا ہی نہیں
رکھا ہے اپنا جدا بھی وقار پیشِ نظر

نہیں ہے اس کو وفاؤں کا پاس گرچہ ابھی
رکھا نہ ہم نے بھی تو اختیار پیشِ نظر

بھرم رکھا ہی نہیں اس نے چاہتوں کا کبھی
اِسی لیے تو ہے دل تار تار پیشِ نظر

کیا تھا ظلم تو اس نے بہت ہی جنگل میں
جو بھی چڑیوں کے تھے شاخسار پیشِ نظر

بڑا عجیب ہی قصہ تھا رات بڑھیا کا
تمام لفظ ہی تھے خار خار پیشِ نظر

وہ واقعہ تھا کہ کردار تھے سبھی نادم
وہ سانحہ تھا کہ تھے شرمسار پیشِ نظر

وہ ایک پھول نے مہکائے تھے مشامِ جاں
واں گرچہ کوئی نہ تھا سبزہ زار پیشِ نظر

جلا جو دل تو محبت پہ حرف آئے گا
ہمیشہ یوں نہ ہو محبوبؔ پیار پیشِ نظر

محمد خالد خان

دیدۂ حیرت کو ہے کون و مکاں پیشِ نظر
عشق و مستی کو ہے بس اک آسماں پیشِ نظر

کاف و نوں کا یہ جہاں ہوتا نہ ہوتے ہم یہاں
تھا خدا کو خُلقِ محبوبِ جہاں پیشِ نظر

کب مکان و لامکاں عشاق کا ہے مسئلہ
شوقِ وصلت ہے مگر دائم یہاں پیشِ نظر

رُوئے مہتابی میں مت ڈھونڈو منازل عشق کی
رکھ ستاروں میں کوئی اِک کہکشاں پیشِ نظر

تھا زمیں سے عرش تک بس ایک ساعت کا سفر
عقل کو ہے وقت کا سارا جہاں پیشِ نظر

ہے تیقّن ہی جہاں میں عشق و مستی کی اساس
اہلِ دل رکھتے ہیں کب کوئی گماں پیشِ نظر

عندلیبوں کی محبت پھول تک محدود ہے
باغباں کو ہے مگر سب گلِستاں پیشِ نظر

روشنی تو ہے ازل سے برسرِ پیکارِ زیست
مسئلہ ہے ظلمتوں کا کچھ نہاں پیشِ نظر

ابتدائے آفرینش سے مقامِ حشر تک
آدمِ خاکی کو ہے اک امتحاں پیشِ نظر

بخت آور تھے بہت اصحابِ محبوبِ خدا
جلوۂ محبوب تھا ہر دم عیاں پیشِ نظر

کب سخن آرا ہوا خالدؔ بجز الہام کے
شعر میں رہتا ہے معنی کا جہاں پیشِ نظر

محمد سلیم صدیقی

جو کرے عطا رب پیش نظر
وہ درد بھی اب پیش نظر

غیروں کی رہا میں نظروں میں
اپنوں کے ہوا کب پیش نظر

جس جس نے دیا ہے درد مجھے
رہتے ہیں مرے سب پیش نظر

وہ جان کے بھی انجان بنے
آتے ہیں مرے جب پیش نظر

جب سامنے آتے ہیں دلبر
کھلتے بھی نہیں لب پیش نظر

جو گزری مری شب فرقت میں
رکھنا ہے یہی شب پیش نظر

ہے درد صدیقی بھاتا مرا
رہتا ہوں ارے تب پیش نظر

نجم نور

اب اُجالوں میں نہیں کوئی اماں پیشِ نظر
ہر قدم پہ ٹھوکروں کا ہے سماں پیشِ نظر

کچھ اثر نالے کا نہ ہوگا عوام الناس پر
جب تلک ان کی رہے گی یہ زباں پیشِ نظر

پورا نہ اترا امیدوں پر کبھی بھی رہ نما
جانے کتنے اور ہیں اپنے گماں پیشِ نظر

میں کہ تیری دید کا طالب ہوا شام و سحر
اور صدائے حق کو ہے کون و مکاں پیشِ نظر

صبحِ صادق کو اذاں جب گونج اُٹھتی ہے یہاں
یہ حقیقت میں سحر کا ہے بیاں پیشِ نظر

نقش ان کے ڈھونڈتے ہیں گو ہیں راہیں مختلف
کون جانے کب کسی کے ہیں کہاں پیشِ نظر

ہم کہ بس نقشِ کفِ پا ڈھونڈتے ہی رہ گئے
رکھ نہ پائے ہیں نجم سود و زیاں پیشِ نظر

نسیم اشکؔ

میرا دل میری جان پیش نظر
عشق کا ترجمان پیش نظر

اور کچھ نہ بچا ہے، یہ لے لو
آخری پان دان پیش نظر

ٹوٹتا کیسے پیار کا ہے بھرم
میری اک داستان پیش نظر

منکشف راز کل جو مجھ پہ ہوا
وہ مرا راز دان پیش نظر

مدتوں راہ جن کی تکتا رہا
صاحبِ مہربان پیش نظر

جس کا دامن رہا ہے خاروں خار
بوڑھا وہ باغبان پیش نظر

جس پہ برسا نہیں کبھی بادل
اشکؔ وہ گلستان پیش نظر

ایم یاسین آرزو

چپ رہے بزم میں، ستم پہ ترے
تھا ترا احترام پیشِ نظر
ہجر کاٹا ہے اِس لئے یاسینؔ
کہ ہے وصلت کی شام پیشِ نظر

کوثر اسلام قائل

پیشِ نظر

تم یہ کہتے ہو میرے ساتھ ہنسو!
بات تو ٹھیک ہے مگر جاناں
میری یہ عرض بھی ہو پیشِ نظر
میری تنہائی کنڈلی مارے ہے
کسی زہریلے ناگ کی صورت
مجھے ڈستی ہے، ڈستی رہتی ہے
میں بھرے شہر میں اکیلا ہوں
گرچہ تاروں کا کچھ شمار نہیں
چاند پھر بھی اکیلا رہتا ہے
میرے اپنے ہیں کہ پرائے ہیں
ہر کسی نے ہی حسبِ ظرف بہت
کی ہے مجھ کو گرانے کی کوشش
آج بھی میں مگر ہوں تن کے کھڑا
کسی پھل دار پیڑ کی مانند
صرف پتھر ہی کھاتا رہتا ہوں
کیا کروں میں، مجھے بتاؤ تمہیں
کہ مرے سامنے اندھیرا ہے
اور پیچھے بھی گہری کھائی ہے
ہائے کتنا اکیلا ہوں اب کے
میرا سایہ بھی منحرف مجھ سے
ناشناسا ہوں اپنے آپ سے بھی
تجھے معلوم ہی کہاں جاناں!
غم و آلام کے کئی پتھر
مجھ پہ ہر اور سے برستے ہیں
زندگی کے بسیط صحرا میں
اپنی سانسوں کے بوجھ کے نیچے
کتنا بے حال ہوتا جاتا ہوں
زندگی تجھ سے ہے گلہ مجھ کو
کچھ بھی دیتی نہیں ہے تو مجھ کو
ہاں مگر چھین لیتی ہے سب کچھ
اور ہم جیسوں کا کرے ٹھٹھا
وہ تو غالبؔ تھے میرؔ تھے قائل
جس نے شکوہ کیا بجا ہر دم
تیری اوقات ہی مگر کیا ہے!

نوید ظفر کیانی

ہائے اب کے بھی رہا کیسا سفر پیشِ نظر
رکھی ہر سمت کی ہر راہگزر پیشِ نظر

خواب دکھلانے کو دکھلائے غنودہ شب نے
وہی ہم ہیں وہی رومانِ سحر پیشِ نظر

جامِ نظارہ اٹھایا ہے سبھی نے بڑھ کر
اک ہمیں کو رہی تہذیبِ نظر پیشِ نظر

اُس کا سایہ رہا سب کے لئے ماں کی صورت
کس نے رکھی کبھی دستارِ شجر پیشِ نظر

اِس قدر بغض دلوں میں نہیں بھرتے صاحب
گھر کے اندر تو ہو دیوار نہ در پیشِ نظر

اپنے دامن میں کئی شمس و قمر تھے، پھر بھی
آسمانوں کے رہے شمس و قمر پیشِ نظر

رنگ و بو کے سبھی چھینٹے ہیں فقط گلشن پر
کب بہاروں کے ہیں گلزار بدر پیشِ نظر

جستجو سیپ سے کیا خاک نکالے گی گہر
پیشکاروں کو ہی رکھنا ہے اگر پیشِ نظر

جن کی دنیا ہے وہ کرتے رہیں فکرِ دنیا
بسکہ ہے بہرِ ظفرؔ ایک ظفر پیشِ نظر

ہاشم علی خان ہمدمؔ

آئنہ پیش نظر ہے، روشنی پیش نظر
دیکھ سکتا ہوں تجھے، اے زندگی پیش نظر

پیش منظر ہے مرے ادراک سے نکلا ہوا
کھینچ لیتی ہے مجھے نادیدنی پیش نظر

اِن سرابوں سے پرے گلشن مرا آباد ہے
دشت میں رکھی ہوئی ہے سبزگی پیش نظر

وہ ستارہ زاد آنکھیں رقص کرتے مل گئیں
جھلملاتی جھیل میں تھی چاندنی پیش نظر

اک چراغ نور کو بس دیکھتا رہتا ہوں میں
طاق میں ہے ایک صبح آگہی پیش نظر

میرا ہر اک راستہ ہے دل کے رستے کی طرح
آج تک رکھی ہوئی وہ گلی پیش نظر

سبز وادی سے چلی نیلے سمندر کی طرف
خوب صورت ہے محبت کی ندی پیش نظر

کھلکھلاتی، مسکراتی زندگی کے رنگ میں
پھول کھلتے جا رہے ہیں ہر گھڑی پیش نظر

رکھ رکھاؤ ہے مرا تہذیب کے معیار پر
ہے ترے سنگھار میں بھی سادگی پیش نظر

زندگی کے ہر ورق پر خواب کی تصویر پے
کھول کر رکھی ہوئی ہے ڈائری پیش نظر

کانچ پلکوں پر لیے احساس زخمی ہے مرا
ہاتھ میں بس رہ گئی شیشہ گری پیش نظر

آپ بیتی سن رہا ہوں دھڑکنوں کے دوش پر
خود بخود کھلتا ہوا خود آپ ہی پیش نظر

نظم کے اسلوب میں ہمدمؔ غزل زادی ملی
حرف پیکر میں ڈھلی ہے شاعری پیش نظر

ہر ماہ نئے رنگ
موجِ غزل
پہلا ہفتہ: طرحی مشاعرہ رنگ
دوسرا ہفتہ: منفرد ردیف رنگ
تیسرا ہفتہ: منفرد قوافی رنگ
چوتھا ہفتہ: پابند ردیف رنگ
موجِ غزل

ان شاءاللہ